ہم کو لکھے خدا تیرے خدمت گذار میں

مانند عندلیب کے ہوں نغمہ زار میں
اس گُل سے وصل ہووے جو فصلِ بہار میں

کرتا ہوں دھیان جس گھڑی تیرا اے یار میں
مطلع کسی کا پڑھتا ہوں یہ بار بار میں

ممکن نہیں کہ ہو کوئی تجھ سا ہزار میں
ہوتا ہے اک بہشت کا دانہ انار میں

بدرِ مبیں کا ہو اولوالابصار کو گُماں
چہرہ نظر پڑے تیرا شبہائے تار میں

مضمون مجھ کو سوجھا یہ زلفِ تتار کا
اُلٹا کے دیکھو رات کو لایا ہوں تار میں

بحر سخا و فیض ترا وہ ہے موج زن
دریائے بے کنار بھی آیا شُمار میں

اکسیر اُسکو سمجھوں بس اے شہسوار میں
پاؤں جو خاک پا کی تمہاری غبار میں

شہرت یہ ہے کہ سیف زباں ہے یہ سیفِ دیں
جوہر وہی ہے اُسمیں جو تھا ذوالفقار میں

دیکھا جو اک نگاہ سے بھی شَش جہات میں
ثانی نہیں تمہارا صِغار و کبار میں

فرق اتنا ماہ رُو میں ہے اور مہرِ چرخ میں
تفریق جتنی نور میں ہے اور نار میں

کرتے ہیں شوق شام و سحر حور اور ملک
ہمکو لکھے خدا تیرے خدمت گذار میں

اخلاص کے پسند سُخن سنجی تو کرے
بلبل بنے ابھی چمنِ روزگار میں

﴿ ۱۲ ﴾

عندلیب	بلبل
نغمہ زار	گھنو نغمہ کرنار
اس گل سے	یعني معشوق سے